جسم کے دیگر حصوں کا زور لگانے والی بات ایسی ہی ہے جو بقول عبد المالک صاحب نہ تو ''کسی طرح بھی فکر و دانش کے حلقے میں قابلِ تحسین'' ہے اور نہ اس کے لیے ''الشریعہ جیسے عظیم فکری پلیٹ فارم کا استعمال کرنا اخلاقی حوالے سے اچھا ہے''... اور مدیر محترم! آپ نے بھی ان الفاظ سے ''غض بصر'' کر کے خود عبد المالک طاہر صاحب کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ ایسے الفاظ کو فوراً قلم زد کر دینا چاہیے تھا۔

محمد زاہد ایوبی

اسسٹنٹ ایڈیٹر، شفا نیوز اسلام آباد

(۷)

محترم المقام جناب مولانا زاہد الراشدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

الشریعہ کا تازہ شمارہ نظر سے گزرا۔ ٹی وی چینل کے بارے میں مولانا محمد عیسیٰ منصوری صاحب کا مکتوب پڑھ کر بے حد اذیت ہوئی۔ جس انداز سے انھوں نے مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب کو نشانہ بنایا ہے، وہ انتہائی افسوس ناک ہے۔ کیا اتنے بڑے عالم جو خیر سے ایک عالمی ادارے کے چیئر مین بھی ہیں، اپنی طبع کے خلاف ایک بات کو سننے کا حوصلہ بھی نہیں رکھتے؟ کیا ہمارا علمی واخلاقی بحران اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ ہمارے لیڈران علمی ابحاث میں ایک دوسرے کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنانے لگیں؟ کیا ہم میں دوسرے کے دلائل اور ان کا موقف سننے کا بھی حوصلہ نہیں رہا؟ مولانا سعید احمد جلال پوری نے ٹی وی کو حرام سمجھا اور اس کی حرمت پر دلائل پیش کیے۔ اگر مولانا منصوری صاحب کو اس سے اختلاف تھا تو دلائل کی زبان میں ان کا رد لکھتے، مگر جس انداز میں انھوں نے مولانا جلال پوری پر زنانہ انداز میں غصہ نکالا ہے، یہ ہرگز ان کی شان کے مناسب نہ تھا۔ ہم جیسے دیہاتی تو ہر وقت ''قوت برداشت پیدا کرو''، ''دوسرے کی بات سننے کا حوصلہ پیدا کرو'' وغیرہ نصائح کی زد میں رہتے ہیں اور شدت پسندی اور بنیاد پرستی میں خوب بدنام ہیں، مگر مولانا منصوری جیسے روشن خیال اور جدت پسند عالم کا ایک علمی مضمون پڑھ کر آپے سے باہر ہو جانا انتہائی تعجب خیز امر ہے۔ مولانا کو اپنی اس نازیبا تنقید پر مولانا جلال پوری سے معافی مانگنی چاہیے۔

قاری محمد رمضان۔ خان پور

مدیر 'الشریعہ' کا دورۂ سوات

'الشریعہ' کے مدیر حافظ محمد عمار خان ناصر کو صوبہ سرحد کے محکمہ قانون کی دعوت پر جج صاحبان اور پشاور ہائیکورٹ کے اعلیٰ افسران کے ایک وفد کے ہمراہ ۱۰ اور ۱۱ مارچ ۲۰۰۹ کو مینگورہ کے سفر کا موقع ملا۔ سوات میں نفاذ شریعت کی تحریک کے پس منظر وپیش منظر اور عملی سوالات ومشکلات کے حوالے سے مدیر 'الشریعہ' کے تجزیاتی تاثرات آئندہ شمارے میں شامل اشاعت کیے جائیں گے۔ (ادارہ)